Dr. Md. Monauwar Alam
Dept of Urdu
R.N. College, Pandaul
21/4/2020

URDU

DII (H) - Paper III

Topic:- Ghalib Ki Ghazal Ke Ashaar

س

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا

پیش نظر شعر غالب کی غزل سے ماخوذ ہے اس غالب شب غم کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ یہ رات اس قدر کربناک ہے کہ موت سے کم نہیں ہے۔ اگر اس شب غم کے بدلے مجھے موت آ جاتی تو میں خوشی خوشی مرنا گوارا کر لیتا کیونکہ ایک دفعہ مرنے میں رنج والم سے نجات مل جاتی۔ مگر مجھے تو ہر رات شب غم میں مرنا پڑتا ہے۔ جو میرے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔ مگر میں اپنی یہ حالت کس سے کہوں اور کیسے کہوں۔ خلاصہ یہ کہ غالب کہنا چاہتے ہیں کہ شب غم میں ہر لمحہ انسان پر موت کی سی اذیت طاری رہتی ہے لیکن موت نہیں آتی۔

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا۔

اس شعر میں غالب اپنی آرزوئے گمنامی کا اظہار کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا جنازہ بھی اٹھایا گیا اور مزار بھی بنایا گیا۔ گویا ہماری رسوائی کا سامان مہیا کیا گیا۔ دنیا کو بتانے کے لئے کہ یہ شخص محبت میں ناکام ہو کر مر چکا ہے۔ اگر مزار نہ بنایا جاتا تو کوئی یادگار بھی باقی نہ رہتی۔ اور میرے مرنے کی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی اگر ہم دریا میں غرق ہو جاتے تو کیا ہی بہتر ہوتا۔ نہ جنازہ اٹھتا، نہ مزار بنتا نہ رسوائی کا سامان ہوتا۔

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

اس شعر میں غالب نے اللہ کی وحدانیت کو بڑے خوبصورت انداز سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ غالب کہتے ہیں کہ اللہ ایک اور تنہا اس کائنات کا خالق ہے۔ اس لئے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ کوئی دوسرا (دوئی) کا شبہہ تک نہیں ہے۔ اگر کوئی دوسرا یعنی غیر اللہ ہے ہی نہیں تو پھر اسے دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسے تو تنہا دیکھے ہی

Scanned with CamScanner

دل سے مان لینا چاہئے۔ اگر اس دنیا میں کوئی اور حق کے مقابل ہوتا یعنی کوئی غیر اللہ ہوتا تو یقیناً اللہ دکھائی دیتا۔ مگر اللہ کے سوا کوئی ہے ہی نہیں تب اس کے دکھائی نہ دینے پر کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

غالب کی مراد یکتا سے ذات یعنی حق تعالیٰ سے ہے جو موجود مطلق ہے یعنی اس کے علاوہ کائنات میں کوئی اور ہستی موجود نہیں ہے۔

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

یہ شعر غالب کی غزل کا مقطع ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اے غالب! تصوف کے مسائل تو نے ایسے دلکش انداز میں بیان کئے ہیں کہ اگر تو بادہ خوار (شراب نوش) نہ ہوتا تو تیرے کلام پڑھنے والے یقیناً تجھے ولی سمجھ لیتے۔

اس شعر کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ حالی لکھتے ہیں کہ سنا ہے جس وقت یہ غزل مرزا غالب نے بادشاہ بہادر شاہ ثانی مرحوم کو سنائی تو انہوں نے مقطع سن کر کہا کہ بھئی ہم تو جب بھی ایسا نہ سمجھتے تھے۔ مرزا نے کہا حضور اب بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں مگر یہ اشارہ اس لئے ارشاد ہوا ہے کہ میں اپنی ولایت پر مغرور نہ ہو جاؤں۔

x